بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com
حوالہ/Ref　　تاریخ/Date

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق کی عبادت الٰہی کا دلنشین اور ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13/فروری 2026ء (۱۳ تبلیغ ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ پر سب سے زیادہ چلنے کے نظارے ہمیں اس زمانے میں آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ میں نظر آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت اور اس حوالے سے نصائح وغیرہ گذشتہ خطبات میں بیان کیے گئے۔

آج مَیں حضرت مسیح موعودؑ کی عبادات کے وہ واقعات پیش کروں گا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں ہمیں نظر آتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا محمد دین صاحبؓ نے انہیں لکھ کر بھیجا کہ مَیں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھتا آیا ہوں اور سب سے پہلے مَیں نے آپؑ کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا جبکہ مَیں بالکل بچہ تھا۔ آپؑ کی عادت تھی کہ رات عشاء کے بعد جلدی سو جاتے اور رات ایک بجے کے قریب تہجد کے لیے اٹھ جاتے۔ تہجد پڑھ کر تلاوت کرتے رہتے، جب صبح کی اذان

ہوتی تو نماز کے لیے مسجد میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔کبھی نماز خود پڑھاتے،کبھی میاں جان محمد امام مسجد جماعت کرواتے۔مَیں نے آپؑ کو مسجد میں سنّت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

مَیں نے کبھی ریاضتِ شاقہ بھی نہیں کی اور نہ کبھی زمانہ حال کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہداتِ شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا۔نہ گوشہ نشینی کے التزام سے کبھی چلّہ کشی کی۔نہ کبھی خلافِ سنّت کوئی ایسا عملِ رہبانیت کیا جس پر خداتعالیٰ کے کلام کو اعتراض ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے والد صاحب کے زمانۂ وفات کے نزدیک اپنی ریاضت کا ایک واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے جس میں آپؑ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا جنہوں نے یہ ذکر کیا کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لیے رکھنا سنّتِ خاندانِ نبوّت ہے۔حضورؑ فرماتے ہیں کہ سو مَیں نے کچھ مدّت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا اور ساتھ ہی اس خیال سے کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے آپؑ نے یہ طریق اختیار فرمایا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں کھانا منگواتے اور بعض یتیم بچوں میں تقسیم فرما دیتے۔حضورؑ فرماتے ہیں کہ بجز خداتعالیٰ کے کسی کو ان روزوں کی خبر نہ تھی۔پھر دو تین ہفتوں کے بعد آپؑ نے اپنی غذا مزید کم کی اور تمام دن میں صرف ایک روٹی تک غذا کو لے آئے۔پھر غذا کو مزید کم کرتے کرتے یہاں تک لے آئے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اُس پر صبر نہیں کر سکتا،آپؑ نے آٹھ نو ماہ تک اس طرح روزے رکھے۔

اس وقت روزے کے عجائبات میں سے آپؑ کے تجربے میں بہت سی باتیں آئیں۔آپؑ نے فرمایا کہ بہت سے انبیاء اور اولیاء کی ملاقاتیں ان روزوں کے نتیجے میں ہوئیں۔فرمایا کہ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مع حسنینؓ وعلیؓ اور فاطمہؓ کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔

حضور انور نے مزید اپنے خطبہ میں فرمایا: ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضورؑ ایک مرتبہ کوٹھے پر سے گر پڑے جب ہوش آیا تو پوچھا کہ نماز کا وقت ہوا کہ نہیں۔یعنی اس قدر نماز سے محبت تھی۔۱۸۹۵ء میں حضرت

میر محمد اسماعیل صاحبؓ کو ماہِ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا تو انہوں نے تمام مہینہ نمازِ تہجد یعنی تراویح کی نماز حضورؑ کے پیچھے ادا کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ نمازِ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے اور نمازِ تراویح دو دو رکعت آخری شب میں ادا کرتے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت اماں جانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؑ نماز پنجگانہ کے علاوہ دو طرح کے نوافل پڑھا کرتے تھے۔ایک اشراق جو آپ کبھی کبھی پڑھا کرتے دوسری نمازِ تہجد آٹھ رکعت جو آپؑ ہمیشہ پڑھا کرتے سوائے اس کے کہ آپؑ زیادہ بیمار ہوں۔مگر ایسے میں بھی آپؑ بستر پر لیٹے لیٹے ہی دعا مانگ لیتے۔آخری عمر میں بوجہ کمزوری بیٹھ کر دعا کیا کرتے۔

حضرت مولوی یعقوب علی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آپؑ مقدمات کی پیروی میں جاتے تو صرف والد صاحب کے ارشاد کی پیروی میں۔وہاں آپؑ اس بات کا خیال رکھتے کہ کوئی نماز قضا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ کی آواز میں بہت سوز اور درد تھا۔آپؑ کی قراءت لہر دار ہوتی تھی۔آپؑ کو قرآن کریم اور سنتِ رسولؐ سے عشق تھا، آپؑ کی عبادات کبھی اتباعِ رسولؐ سے متجاوز نہ ہوتیں۔نماز کے علاوہ آپؑ کا وظیفہ قرآن کریم کی تلاوت، درود شریف اور استغفار تھا۔قرآن سے تو آپؑ کو عشق تھا۔دن رات، اٹھتے بیٹھتے اور ٹہلتے ہوئے قرآن پڑھا کرتے، اور زار زار روتے جاتے۔

حضرت مسیح موعودؑ جب نماز کے لیے مسجد نہ جا سکتے تو گھر میں ہی جماعت کروا لیا کرتے اور ایسے موقعے پر اکثر ہماری والدہ کو ساتھ ملا لیتے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ آپؑ کے بچپن کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ حضورؑ اپنی ہم سن لڑکی جس سے آپ کی بعد میں شادی بھی ہوگئی اسے دعا کے لیے کہتے کہ نامرادے دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔اس فقرے سے پتا چلتا ہے کہ بہت بچپن سے آپؑ کے جذبات نہایت پاک تھے۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ مَیں بچپن سے روزے رکھنے کا عادی ہوں...... مَیں نے (بچپن میں) انتیس روزے

پورے رکھے تو اُس دن میری خوشی کی عید تھی۔ روزے کی خاص برکات ہوتی ہیں۔ جیسے ہر میوے کا جدا ذائقہ ہے اسی طرح ہر عبادت میں جدا لذّت ہے ان عبادات میں روحانیت ہے جسے انسان بیان نہیں کر سکتا۔ چاہیے کہ عبادت میں انسان کی روح نہایت درجہ رقیق ہو کر پانی کی طرح بہ کر خدا سے جا ملے۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب رضی اللہ عنہ میاں جان محمد مرحوم رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو مرحوم سے بے انتہا محبت تھی۔ حضور علیہ السلام نے خود نمازِ جنازہ پڑھائی اور نماز میں اتنی دیر لگی کہ مقتدیوں کے کھڑے کھڑے پیر دُکھنے لگے۔ میرا تو کھڑے کھڑے حال بگڑ گیا۔ جب جنازے کی ادائیگی سے واپس آئے تو کسی نے عرض کیا کہ حضور! اتنی دیر آج نماز میں لگی کہ ہم تو تھک گئے۔ آپ علیہ السلام کا بھی کیا حال ہوا ہوگا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہمیں تھکنے سے کیا تعلق ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے تھے، اُس سے اِس مرحوم کے لیے مغفرت مانگتے تھے۔ مانگنے والا بھی کبھی تھکا کرتا ہے؟ جو تھک جاتا ہے وہ رہ جاتا ہے۔ ہم مانگنے والے ہیں اور وہ دینے والا پھر تھکنا کیسا؟ جس سے ذرا سی بھی امید ہوتی ہے وہاں سائل ڈٹ جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سوچ کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم نے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ہی اس شرط کے ساتھ کی ہے کہ نمازیں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد کرتے ہوئے نمازیں ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبے کے آخر میں حضور انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا اور ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا اور مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔